

۳۔ مراٹھا سردار، بھونسلے کا بہادر اور قابل خاندان

تھے لیکن ان میں ان بن رہتی تھی۔ یہ سردار متحد ہو کر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کی بہادری سے دوسرے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اس کے باوجود ان سرداروں نے مہاراشٹر میں ہزاروں نوجوانوں میں بہادری کا جذبہ بیدار کر کے دلیری اور ہمت کی روایات کو زندہ رکھا۔ مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے بھونسلے خاندان نے بڑی شہرت پائی۔

گھرش نیشور مندر: تقریباً چار سو سال پہلے کی بات ہے، ایلورا کے غاروں کے قریب واقع گھرش نیشور کے خوبصورت مندر کی عمارت بوسیدہ ہو گئی تھی۔ اس کی دیواروں میں جابجا شگاف پڑ گئے تھے۔ مندر کا پجاری بھی مندر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس مندر پر ویرانی سی چھا گئی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر عقیدت مند افسوس کرتے تھے لیکن اس کی مرمت اور درستی کا خیال کسی کو نہ تھا۔

اس بوسیدہ مندر میں بھگوان شیو کا ایک عقیدت مند پابندی کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ وہ پھول چڑھاتا اور مرادیں مانگتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے ساتھ مزدوروں کو لے آیا اور مندر کی پوری عمارت کی مرمت کروادی۔ مندر کے اندر اور باہر روشنی کا انتظام بھی کر دیا۔ اس طرح اس مندر کی کچھلی شان و شوکت واپس آ گئی۔ یہ کس نے کیا؟ یہ شیو بھکت کون تھے؟ یہ مالوجی راجے بھونسلے تھے۔

ایلورا کے بھونسلے: ایلورا گاؤں کے پاٹل مالوجی راجے بڑے شیو بھکت تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی کا نام وٹھوجی راجے تھا۔ یہ دونوں ایلورا گاؤں کے پاٹل باباجی راجے بھونسلے کے لڑکے تھے۔

بے چینی اور انتشار کا زمانہ: ایک طرف سنتوں نے لوگوں کے دلوں میں بھکتی کا جذبہ پیدا کیا تو دوسری طرف بہادر مراٹھا سرداروں نے مہاراشٹر میں ہمت اور بہادری کی روایات قائم کیں۔

یہ زمانہ بہت بے چینی کا تھا۔ مہاراشٹر میں عادل شاہ اور نظام شاہ کے درمیان اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں جس کے لیے انھیں فوج کی ضرورت پڑتی تھی۔ فوج میں مراٹھا سرداروں کو شامل کر کے فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔

بہادر مراٹھا سردار: مراٹھے محنتی، بہادر، وفادار اور ہمت والے لوگ تھے۔ دلیری کے ساتھ لڑنا فخر کی بات سمجھتے تھے۔ ہاتھ میں بھالا لیے، کمر سے تلوار لٹکائے، گھوڑے پر سوار دلیر مراٹھا نوجوان فوج میں بھرتی ہوتا تھا۔ ہر مراٹھا سردار ہمیشہ اپنی فوج رکھتا تھا اور جب ایسا کوئی سردار سلطان کے پاس جاتا تو اسے آسانی کے ساتھ فوج میں نوکری مل جاتی تھی۔ بادشاہ اس مراٹھا سردار کو اعلیٰ فوجی عہدہ دیتے اور کبھی جاگیر بھی عطا کرتے تھے۔ جس سردار کو جاگیر مل جاتی وہ اپنے آپ کو اس جاگیر کا راجا سمجھتا تھا۔

بیجاپور اور احمد نگر کے سلطانوں کے پاس ایسے کئی بڑے بڑے مراٹھا سردار موجود تھے۔ ان میں سندھیڑ کے جادھو، پھلٹن کے نمبا لکر، مدھول کے گھور پڑے، جاولی کے مورے، ایلورا کے بھونسلے شامل تھے۔ سندھیڑ کے جادھو اور دیوگری کے یادو کا ایک ہی خاندانی سلسلہ ہے۔ شیواجی مہاراج کی ماں جیجابائی سندھیڑ کے لکھوجی جادھو کی بیٹی تھیں۔

بہادری کی روایات: یہ تمام سردار بہت بہادر اور دلیر



شاہ جی راجے

شاہ جی راجے : نظام شاہ نے مالو جی راجے کی جاگیر شاہ جی راجے کو دے دی۔ شاہ جی راجے بہت بہادر تھے۔ نظام شاہ کے دربار میں ان کی بڑی عزت تھی۔ مغل بادشاہ نے نظام شاہی ریاست پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا تو بیجاپور کے عادل شاہ نے مغل بادشاہ کا ساتھ دیا۔ اس وقت نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے ملکِ غنبر اور شاہ جی نے ایک ساتھ مل کر مغل بادشاہ اور عادل شاہ کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا اور انھیں شکست دی۔ یہ مشہور لڑائی احمد نگر کے قریب بھات وڑی کے مقام پر ہوئی۔ اس لڑائی میں شریف جی مارے گئے لیکن شاہ جی راجے نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے چاروں طرف اُن کی شہرت ہو گئی۔ دربار میں ان کی عزت بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ ملکِ غنبر بھی ان سے حسد کرنے لگے۔ جس کی وجہ سے دونوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ شاہ جی راجے نظام شاہی ریاست چھوڑ کر بیجاپور کے عادل شاہ سے جا ملے۔ عادل شاہ نے انھیں 'سر لشکر' کا خطاب دے کر ان کی عزت افزائی کی۔ بعد میں نظام شاہی سلطنت میں کئی واقعات پیش آئے۔ ملکِ غنبر کا انتقال ہو گیا۔ ان کے بیٹے فتح خان کا ذہن سازشی تھا۔ اب وہ نظام کے وزیر بن گئے اور انتظامِ سلطنت ان کے ہاتھ میں آ گیا۔ ان کے زمانے میں نظام شاہی سلطنت کا زوال شروع ہوا۔ مغلوں کے حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ نظام شاہی حکومت کو بچانے کے لیے نظام شاہ کی والدہ نے شاہ جی راجے کو واپس آنے کے لیے اصرار کیا، اس لیے شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی سلطنت میں واپس آ گئے۔

مالو جی راجے اور وٹھو جی راجے بہت قابل اور بہادر تھے۔ ان کے پاس کافی مسلح مراٹھا سپاہی تھے۔ وہ زمانہ بہت بے اطمینانی کا تھا۔ جس وقت نظام شاہی ریاست پر شمالی ہند کے مغل بادشاہ نے حملہ کیا اس وقت دولت آباد نظام شاہی ریاست کا پایہ تخت تھا۔ ملکِ غنبر اس ریاست کے وزیر تھے۔ وہ بہت قابل اور ذہین تھے۔ وہ ایلورا کے بھونسے خاندان کے دونوں بھائیوں کی بہادری سے واقف تھے۔ ملکِ غنبر نے نظام شاہ سے بھونسے خاندان کے دونوں بھائیوں کی دلیری کی تعریف کی جس سے خوش ہو کر نظام شاہ نے مالو جی راجے کو پونہ اور سوپا پر گنہ کی جاگیریں عطا کیں۔

اس طرح بھونسے گھرانے میں شان و شوکت آئی۔ مالو جی راجے بھونسے کی بیوی کا نام اوما بائی تھا جن کا تعلق پھلٹن کے نمبا لکر خاندان سے تھا۔ ان کے دو بیٹے تھے؛ ایک کا نام شاہ جی اور دوسرے کا شریف جی تھا۔ جب شاہ جی کی عمر پانچ برس تھی، ان کے والد مالو جی راجے انداپور کی لڑائی میں مارے گئے۔ وٹھو جی راجے نے اپنے بھتیجوں کی پرورش کی اور جاگیر کا انتظام بھی سنبھالا۔ کچھ عرصہ بعد انھوں نے شاہ جی کے لیے لکھو جی راؤ جادھو کی لڑکی کا ہاتھ مانگا۔ لکھو جی جادھو کی بیٹی جیجا بائی بڑی سلیقہ مند اور سمجھ دار تھی۔ لکھو جی راؤ نے اس رشتے کو قبول کیا۔ لکھو جی راؤ نظام شاہی کے ایک بہادر اور شجاع سردار تھے۔ ایک بڑی فوج ان کے ماتحت تھی۔ نظام شاہ کے دربار میں بھی انھیں بڑی عزت حاصل تھی۔ انھوں نے شاہ جی راجے اور جیجا بائی کا بیاہ بہت دھوم دھام سے کر دیا۔ اس طرح جیجا بائی بھونسے خاندان کی بہو بن گئیں۔

۱۔ توسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے

خاندان نے بڑی شہرت پائی۔

(مورے، گھور پڑے، بھونسے)

(ب) باباجی راجے بھونسے کے دو بیٹے مالوجی اور

تھے۔

(وٹھوجی، شاہ جی، شریف جی)

(ج) نظام شاہ کے باصلاحیت وزیر

(ملک غنبر، فتح خان، شریف جی)

۲۔ مندرجہ ذیل کے باہمی رشتے لکھیے :

(الف) مالوجی راجے - وٹھوجی راجے

(ب) شاہ جی راجے - لکھوجی راجے

(ج) شاہ جی راجے - شریف جی

(د) باباجی راجے - وٹھوجی راجے

۳۔ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی جوڑیاں لگائیے :

ستون 'الف'	ستون 'ب'
(الف) سندھی کے	(۱) نمبالکر
(ب) پھلٹن کے	(۲) گھور پڑے
(ج) جاوہی کے	(۳) بھونسے
(د) مدھول کے	(۴) مورے
	(۵) جادھو

۴۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) گھرش نیشور مندر کو چھپی شان و شوکت کس نے دی؟

(ب) نظام شاہ نے مالوجی راجے کو کون سے پرگنوں کی جاگیر

عطا کی؟

(ج) نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے کون بے جگری

سے لڑا؟

(د) عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو کون سا خطاب دیا؟

(ہ) شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی

سلطنت میں واپس کیوں آ گئے؟

عملی کام: مہاراشٹر کے نقشے میں احمد نگر، پھلٹن، ایلورا، پونہ، سوپا

مقامات دکھائیے۔

نوٹ: یہاں لفظ 'مراٹھا' سے مراد کسی خاص ذات کا فرد نہیں بلکہ اس کا

مطلب مراٹھی زبان بولنے والا مہاراشٹر کا باشندہ ہے۔

